عرب سماج میں لڑکیوں کی زندہ تدفین کے عمل کو روکنے والے مصلحین: تاریخی تحقیقی مطالعہ

*ڈاکٹر عثمان احمد

Abstract

Before advent of Islam, Arab culture was drown in some evil rituals and inhuman customs. The worst tradition was female infanticide. Some tribes of Arab were accustomed to this evil. The birth of a daughter was a disgrace to him. Hence it was an accepted tradition to bury a female child alive after birth. Islam eliminated this curse but in the pre-prophetic there were some pious persons who were against this tradition. They were very few in number, but the presence of such people in this era is also commendable. These people were of good nature and no matter how evil is spread in the society, the existence of such good people is a ray of hope.this also makes it clear that even when evil becomes common, one must stand up for good. This article is about the research of these righteous people-

Key Words: Arab culture, daughter, infanticide, Islam

عہدِ جاہلیت میں بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کی قبیح سماجی رسم بعض عرب قبائل میں پھیل گئی تھی۔ قرآن میں اس قبیح رسم کا ذکر و مذمت موجود ہے۔

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ[1]

"جب زندہ دفنائی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ تجھے جس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا"

ایک دوسرے مقام پر اس ظلم کی ذکر اور مذمت اس طرح کی۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ[2]

"جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اس چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ کڑھنے لگتا ہے۔ اس خبر کی برائی کے باعث لوگوں (نظروں اور باتوں) سے چھپتا ہے۔ (سوچتا ہے کہ) اسے توہین کے ساتھ زندہ چھوڑ دوں یا اسے مٹی میں دفنا دوں۔ خبر دار بہت برا فیصلہ کرتے ہیں"

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد تو یقیناً اس عملِ بد کا خاتمہ ہو گیا بالخصوص جب آپ ﷺ کی دعوت پھیل گئی اور اس کو تمکین حاصل ہو گئی۔ لیکن آپ ﷺ کی آمد برکات کا ظہور آپ ﷺ کی پیدائش

---

* : اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

سے پہلے بھی ہوا۔ چنانچہ مؤرخین نے ایک کاہنہ کا ذکر کیا ہے جو کہ زندہ دفن کیے جانے سے بچ گئی تھی اس کا بچنا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے معجزاتِ نبوت کی قبیل سے ہے۔

نہایۃ الایجاز میں ہے کہ قبیلہ بنوزہرہ میں السوداء بنت زہرہ بن کلاب پیدا ہوئیں جو کہ رشتے میں حضرت آمنہ والدہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی پھوپھی تھیں، تو ان کے والد نے ان کو زندہ دفن کر دینے کے لیے بھیجا۔ دفن کر دینے والا شخص حجون قبرستان لے گیا۔اس نے گڑھا کھودا اور اس کو اس گڑھے میں رکھا تو ایک چیخنے والے نے پہاڑ سے پکار کر کہا: او بچی کو زندہ گاڑنے والے، گھوڑے کا مالک لوٹنے والا ہے، کھلانے والا سخاوت کرتا ہے، ایسے برس میں جو قحط کا ہو زندہ دفن کی جانے والی بچی کے باعث۔ اس نے سر اٹھا کے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ وہ دوبارہ دفن کرنے والے کام کی طرف متوجہ ہوا تو پھر پکار سنائی دی۔ او بچی کو زندہ گاڑنے والے، چھوڑ دے اور اسے مخلوقات میں رہنے دے۔ اس کے پاس انسانوں کا علم ہو گا۔ وہ واپس لے آیا اور باپ کو ماجرا سنایا تو اس نے کہا کہ اسے چھوڑ دو۔ اس کی بلند شان ہو گی۔ تو اس نے اچھی عمر پائی۔ یہ معروف کاہنہ تھیں۔ یہ کہا کرتی تھیں اے بنو زھرہ قبیلے والو تمہارے اندر ایک "نذیرہ" ہیں یا "نذیر" کی ماں ہیں۔ اپنی عورتوں کو میرے سامنے لاؤ۔ چنانچہ عورتیں لائی گئیں۔ جب الشفا ام عبد الرحمان بن عوف گزریں تو بولی: یہ وہ نہیں۔ تم جنو گے۔ تو عبد الرحمان پیدا ہوئے تھے۔ پھر عبد اللہ بن مسعود کی ماں، بنت الحارث آئیں۔ تو اس نے کہا: یہ وہ نہیں۔ تم جنو گی۔ تو عبد اللہ بن مسعود پیدا ہوئے تھے۔ پھر ھالہ بنت اھیب بن عبد مناف بن زھرہ آئیں تو کہنے لگی یہ وہ نہیں۔ لیکن تم جنو گی۔ حمزہؓ اور صفیہ اور المقوم بنو عبد المطلب کے، پیدا ہوئے تھے۔ پھر آمنہ بنت وھب آئیں تو بولی۔ یہ ہیں نذیرہ اور نذیر کو جنم دیں گی۔ پس رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پیدا ہوئے۔[3]

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ذات سے اس عمل بد کو روکنے کے لیے چار پہلوؤں سے مساعی ہیں

ا۔ اس عمل کی مذمت اور اس کو ظلم و عدوان قرار دینا۔ اس پر اللہ کی ناراضی اور غضب کا ذکر فرمانا۔ جیسا کہ قرآنی آیات اوپر ذکر کی گئیں جو لڑکیوں کے زندہ دفن کے کی مذمت میں نازل ہوئیں۔ اسی طرح متعدد احادیث میں ان کی مذمت منقول ہے۔ استدلال کے لیے صرف ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے۔

قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟! قَالَ: أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ. قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟! قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ[4]

"ایک شخص نے کہا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو ہمسر بنائے۔ اور حالانکہ اس نے تجھے تخلیق کیا۔ اس نے پوچھا: پھر کون سا (گناہ بڑا ہے) فرمایا: تو اپنی اولاد کو قتل کرے اس خوف سے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی"

۲۔ اس حقیقت کو واضح کرنا کہ بیٹیاں اخروی اعتبار سے شرف و فضل کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

بیٹیوں کے ساتھ حسن تعلق اور ان کی پرورش پر جنت اور رحمتِ خداوندی کی بشارت دینا متعدد احادیث میں مروی ہے جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ آپ نے سماجی تبدیلی کے لیے ذہنوں کی تبدیلی کی طرف توجہ کی۔ جیسا کہ فرمایا

مَنْ عَالَ جاريتين حَتَّى تبلغا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ -وَضم أَصَابِعه[5]

"جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ بلوغت کو پہنچ گئیں۔ میں اور وہ قیامت کو اس طرح آئیں گے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اکٹھی کیں"

۳۔ بیٹیوں کو دفنانے والوں کو اس عمل سے ہمیشہ کے لیے رک جانے پر آمادہ کرنا۔ گزشتہ افعال پر توبہ و استغفار کے لیے تیار کرنا اور اپنے گناہوں کی معافی کے لیے کفارے اور قربانی کا حکم دینا

جَاءَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي وَأَدْتُ بَنَاتٍ لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: "أَعْتِقْ عَنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ رَقَبَةً". قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي صَاحِبُ إِبِلٍ؟ قَالَ: "فَانْحَرْ عَنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ بَدَنَةً"[6]

"قیس بن عاصم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے جاہلیت میں اپنی بیٹیاں زندہ دفن کیں؟ فرمایا: ہر ایک کے بدلے ایک ایک گردن آزاد کرو۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول میں اونٹوں کا مالک شخص ہوں۔ فرمایا: ہر ایک کے بدلے ایک اونٹ قربان کرو"

۴۔ زندہ دفن کی گئی بیٹیوں کا مقام جنت بتانا اور ان کو مغفور بیان کرنا

یہ وہم و خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ جو مشرکین کی بیٹیاں دفن ہو گئی وہ ان کے مذہب پر تھیں اس لیے ان مشرکین سے اس ظلم کے متعلق سوال تو ہو گا لیکن اس بچی کو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نبیوں کے مقامِ جنت کے ساتھ ان بچیوں کا مقام بیان فرمایا۔

سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّۃِ، فَقَالَ: «النَّبِيُّ فِي الْجَنَّۃِ، وَالشَّھِیدُ فِي الْجَنَّۃِ، وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّۃِ، وَالْمَوْءُودَۃُ فِي الْجَنَّۃِ»[7]

"رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: جنت میں کون ہو گا؟ فرمایا: نبی جنت میں، شہید جنت میں اور نومولود فوت ہو جانے والا اور زندہ دفن کی گئی بچی جنت میں ہوں گے"

۵۔ اپنی بیٹیوں کی پرورش اور ان سے محبت و تعلق کے ذریعے عملی سنت و طریق قائم کرنا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ طریق منقول ہے

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا رَآھَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِھَا ثُمَّ قَامَ إِلَیْھَا فَقَبَّلَھَا ثُمَّ أَخَذَ بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھَا حَتَّی یُجْلِسَھَا فِي مَكَانِہِ[8]

"نبی ﷺ جب آپ کو دیکھتے کہ آپ رضی اللہ عنہا آ رہی ہیں تو آپ ان کو مرحبا کہتے پھر ان کے لیے کھڑے ہوتے، پھر بوسہ دیتے، پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے کر چلتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے"

بیٹیوں کے تناظر میں رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے سماجی انقلاب کا بیان ایک مستقل موضوع ہے۔ یہاں اس کا تمہیداً ذکر کیا گیا کیونکہ اہلِ عرب کے وہ حساس لوگ زیرِ بحث و تحقیق ہیں جنہوں نے دورِ جاہلیت میں بھی اسی برا جانا اور اس کو روکنے کی مساعی کیں۔ تاریخ و سیرت کا مطالعہ ہمیں دو طرح کے افراد کے بارے میں معلومات عطا کرتا ہے۔

اول: وہ افراد جنہوں نے دوسروں کی بیٹیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچانے کے لیے اپنے قلوب و ابواب کو کھولے رکھا۔ ان بیٹیوں کو بچا کر اپنی بیٹیاں بنایا۔

دوم: وہ افراد ہیں جنہوں نے اپنی بیٹیوں کو معاشرتی دباؤ کے باوجود زندہ چھوڑا اور چھپالیا۔

پہلے طبقے میں شامل لوگ یہ ہیں۔

زید بن عمرو بن نفیل

زید بن عمرو بن نفیل، حضرت عمر فاروق رضی اللہ کے والد خطاب ان کے چچا تھے۔[9] انہوں نے عہدِ جاہلیت میں اس رسمِ قبیح کو روکنے میں اپنی مساعی صرف کیں۔ آپ حنفا میں سے تھے اور مکہ کے ان چند افراد میں سے تھے جو بت پرستی نہیں کرتے تھے اور توحید کو ماننے والے تھے۔ مشرکین کا ذبیحہ بھی نہیں کھاتے تھے۔[10] عشرہ مبشرہ میں شامل سعید بن زید رضی اللہ عنہ آپ ہی کے بیٹے تھے جو حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ بنت خطاب کے شوہر تھے جن سے حضرت عمر کے ایمان لانے کا واقعہ متعلق و معروف ہے۔[11]

لڑکیوں کو زندہ دفن کے قبیح عمل کو کس طرح روکا کرتے تھے۔ اس کے بارے میں روایت میں ہے

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قالت: لَقَدْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنَ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، مَا مِنْكُمُ الْيَوْمَ [أَحَدٌ] عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي. وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ: مَهْلًا لا تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَ مَئُونَتَهَا. فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُونَتَهَا.[12]

"اسما بنت ابی بکر سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو میں نے دیکھا کہ وہ کعبے کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ وہ کہتے تھے: اے گروہِ قریش۔ تم میں سے کوئی فرد بھی، میرے علاوہ، آج دینِ ابراھیم پر نہیں ہے۔ وہ زندہ دفن کی جانے والی لڑکی کی زندگی کا سامان کرتے تھے۔ اس شخص کو جو اپنی بیٹی کو زندہ دفنانے کا ارادہ کرتا تھا، کہتے تھے: ٹھہر جاؤ۔ اسے قتل مت کرو، میں اس کے کھانے پینے کے اخراجات کی کفالت کروں گا۔ پس آپ اسے لے لیتے۔ جب وہ نشو و نما پاکر بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے کہ اگر چاہتے ہو تو میں اسے تمہارے حوالے کر دیتا ہوں اور اگر چاہو تو اس کے کھانے پینے کے اخراجات کی کفالت میں کرتا رہوں گا"

صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ

صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ ابن عفان بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم ایمان لاکر صحابیٔ رسول ہوئے۔ عہدِ جاہلیت میں قبیلہ بنو تمیم سرداروں میں شمار ہوتے تھے۔[13] خود فرماتے ہیں:

قلت يَا رَسُول الله إِنِّي عملت أعمالاً فِي الْجَاهِلِيَّة فَهَل لي فِيهَا من أجر قَالَ: وَمَا عملت قَالَ: أَحييت ثلثمِائة وَسِتِّينَ موءودة أَشْتَرِي كل وَاحِد مِنْهُنَّ بناقتين عشراوين وجمل فَهَل لي فِي ذَلِك من أجر فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: لَك أجره إِذْ منّ الله عَلَيْك بِالْإِسْلَام [14]

"میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں جاہلیت میں کچھ اعمال کیے ہیں تو کیا اس پر میرے لیے کوئی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا۔ کیا؟۔ کہا کہ میں نے تین سو ساٹھ زندہ دفن کی جانے والی لڑکیوں کو خرید لیا۔ ہر ایک کو دو گابھن اونٹنیوں اور ایک اونٹنی کے بدلے خریدا۔ کیا مجھے اس کا کوئی اجر ملے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ تمہارا اجر ہے کہ اللہ نے تم پر اسلام کے ذریعے احسان کیا"

کس تعداد میں لڑکیوں کو بچایا اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ منقول ہے

يُقَالُ إنه أحيى فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ مَوْءُودَةً، وَقِيلَ أَرْبَعَمِائَةٍ، وَقِيلَ سِتًّا وَتِسْعِينَ مَوْءُودَةً [15]

"کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جاہلیت میں تین سو ساٹھ زندہ دفن کی جانے والیوں کو بچایا، کہا گیا: چار سو اور کہا گیا کہ چھیانوے زندہ دفن کی جانے والیوں کو بچایا"

الذھبی نے یہ بھی لکھا۔

فَقِيلَ: إِنَّهُ أَحْيَا أَلْفَ مَوْءُودَةٍ [16]

"کہا گیا کہ انہوں نے زندہ دفن کی جانے والی ہزار لڑکیوں کو زندگی عطا کی"

پہلی دفعہ یہ کیسے ہوا اس کے بارے یہ منقول ہے کہ "صعصعہ کی دو اونٹنیاں سرکش ہو کر بھاگ گئیں اور گم ہو گئیں۔ یہ ان دونوں کی تلاش میں نکلے۔ رات کا وقت تھا انہوں نے چلتے ہوئے آگ کی روشنی دکھائی دی۔ کبھی وہ روشنی سامنے آجائے اور کبھی پوشیدہ ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ مجھے لگا کہ میں اس روشنی تک نہیں پہنچ پاوں گا۔ میں نے کہا۔ اے اللہ آپ پر ہی کہ مجھے اس تک پہنچا دیں تاکہ میں ان سے اپنا نقصان پورا کر سکوں اگر میری چیز ان کے پاس ہے۔ میں جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی ہے۔ اس نے آگ جلا رکھی ہے۔ اس کے پاس عورتیں جمع ہیں۔ میں نے پوچھا تم کون ہو؟ کہنے لگیں۔ اس ایک عورت نے ہمیں روک رکھا ہے۔ نہ جاتی ہے اور نہ جان چھوٹتی ہے۔ گھر کے سربراہ بوڑھے نے کہا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں اپنی دو اونٹنیوں کی تلاش میں ہوں جو کھو گئی ہیں۔ تو کہنے لگا مجھے وہ دونوں ملی

ہیں۔ وہ دونوں ہمارے اونٹوں کے ساتھ ہیں۔ ہم یہاں ٹھہرے ہیں کہ یہ خاتون وضع حمل کرے۔ اگر لڑکا ہوا تو لے کر چل دیں گے۔ لڑکی ہوئی تو میں اس کی آواز بھی نہیں سنوں گا۔ میں نے کہا کہ کیوں قتل کرتے ہو؟ اس کا اور تمہارا رزق اللہ کے ذمے ہے۔ کہنے لگا مجھے لڑکی کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا میں اس کا فدیہ دیتا ہوں۔ اس کو تیرے پاس ہی چھوڑوں گا، باقی رہے یا طبع موت مرے۔ میں نے کہا میری ایک اونٹنی لے لو۔ اس نے کہا بڑھاؤ۔ میں نے جو تمہارے پاس دو اونٹنیاں ہیں لے لو۔ کہنے لگا۔ تمہارا یہ اونٹ بھی بڑا جوان اور خوبصورت رنگ کا ہے۔ یہ بھی دو۔ میں نے وہ بھی دے دیا۔ جب میں وہاں سے جا رہا تھا تو میں نے سوچا کہ یہ اللہ کی نعمت ہے کہ جس کی ہدایت اللہ نے دی۔ اب میں جب بھی کسی لڑکی کو زندہ دفن کیا جا رہا ہو گا اس کا فدیہ دے کر اسے بچاؤں گا"[17]

ان لڑکیوں کی تفصیل تو منقول نہیں جن کا انہوں فدیہ دیا البتہ ایک لڑکی کا ذکر ہے

منهن بنت لقيس بن عاصم المنقري[18]

"ان لڑکیوں میں (بنو تمیم کے سردار) قیس بن عامر المنقری کی ایک بیٹی تھی"

یہ صحابی معروف شاعر فرزدق کے جد تھے۔ اس نے اپنے جد کی تعریف میں فخر کرتے ہوئے کہا

وَجَدِّي الَّذِي مَنَعَ الْوَائِدَاتِ ...وَأَحْيَا الْوَئِيدَ وَلَمْ يُوئَدِ[19]

"میرے دادا وہ ہیں جو زندہ دفن کی جانے والیوں کو روکتے تھے اور زندہ مدفون کی جانے والی کے لیے زندگی کا باعث تھے اور دفن ہونے سے بچ جاتی تھی"

اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ لڑکیوں کو بچانے کے اس عظیم الشان کام میں اولیت کس کو حاصل ہے۔ ابن حجر نے تطبیق اس طرح دی ہے۔

ويقال: إنه أوّل من فعل ذلك. قلت: وقد ثبت أن زيد بن عمرو بن نفيل كان يفعل ذلك، فيحتمل أوّليّة صعصعة على خصوص تميم ونحوهم، وأولية زيد على خصوص قريش[20]

"کہا گیا کہ یہ (صعصعہ) اس کام کو کرنے والے اول ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ثابت ہے کہ زید بن عمرو اس کام کو کیا کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ صعصعہ کو بنو تمیم وغیرہ کے لحاظ سے اولیت حاصل ہو اور زید کو خصوصاً قریش کے لحاظ سے اولیت حاصل ہو"

اب دوسرے طبقے کے، جس نے خود اپنی بیٹیوں کو معاشرتی دباؤ کے باوجود بچایا، کے افراد کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حبیب الزیات لکھتے ہیں۔

"كان الوالد إذا أدركته الشفقة على ابنته وأحب استحياءها، يجهد بإخفائها من الناس لئلا يفطن لها احد"[21]

جب والد پر اپنی بیٹی کے بارے میں شفقت غالب ہوتی اور اسے زندہ چھوڑنا پسند کرتا تو اسے لوگوں سے اسے چھپانے کی کوشش کرتا تاکہ کسی کو پتا نا چلے۔

عصیم بن مروان

بنو فزارہ سے تعلق تھا۔ ان کے بارے میں مروی ہے کہ ان کی ایک ہی بیٹی پیدا ہوئی تو انہوں نے اس کو پوشیدہ رکھ کے پالا۔

وَأما اللقيطة فَهِيَ أم حصن بن حُذَيْفَة وَإِخْوَته وهم خَمْسَة وَاسْمهَا نضيرة بنت عصيم بن مَرْوَان بن وهب بن بغيض بن مَالك بن سعد بن عدي بن فَزَارَة.وَإِنَّمَا ألحق بهَا هَذَا الِاسْم لِأَن أَبَاهَا لم يكن لَهُ ولد غَيرهَا وَالْعرب ذَاك الدَّهْر تئد الْجَوَارِي فَلَمَّا رَآهَا انتشرت نَفسه عَلَيْهَا ورق لَهَا وَقَالَ لأمها: استرضعيها وأخفيها من النَّاس[22]

"اللقیطہ، حصن بن حذیفہ اور ان کے بھائیوں کی والدہ۔ یہ کل پانچ تھے۔ ان کا نام نضیرۃ بنت عصیم بن مروان بن وھب بن بغیض بن مالک بن سعد بن عدی بن فزارہ ہے۔ ان کے ساتھ لقیطہ کا لاحقہ اس لیے لگا کہ ان کے والد کی ان کے علاوہ کوئی اولاد نہ تھی اور عرب اس زمانے میں لڑکیوں کو زندہ دفناتے تھے۔ جب انہوں نے (والد نے) ان کو دیکھا تو دل ان کے لیے بکھر گیا اور ان کے بہت نرمی محسوس کی۔ اس لیے ان کی ماں سے کہا: اس کو دودھ پلاؤ اور لوگوں سے چھپالو"

عدي بن ربیعہ

عدی بن ربیعہ کے بارے میں بھی منقول ہے:

نقل عن عدي بن ربيعة المعروف بالمهلهل زير النساء، أنه لما وُلدت له ابنته ليلى أمر بدفنها، ثم غيّر رأيه فاستحياها (تركها حيّة)[23]

"جب اس کی بیٹی لیلیٰ پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ اس کو دفن کر دو۔ پھر اس نے رائے بدلی اور اس کو زندہ چھوڑا"

عہد جاہلیت میں جب کہ ظلم وعدوان پھیلا ہوا تھا ایسے لوگ موجود تھے جو اس کے خلاف کھڑے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خیر کی کوشش کرنے والے ہر معاشرے میں موجود ہوتے اور ہونے چاہئیں۔ عہد جاہلیت کے وأد البنات (لڑکی کو زندہ دفن کرنا) اور آج کے وأد البنات میں صرف طریقے اور انداز کا اختلاف ہے ورنہ یہ برائی اور قباحت آج بھی موجود ہے۔ آج بیٹی کے بطن میں معلوم ہو جانے پر اسقاطِ حمل (Abortion) اور بیٹی کے جنم لینے پر انہیں کوڑے دان میں ڈالنا وأد البنات کی جدید شکلیں ہیں۔ اس لیے اس کے خلاف قانون سازی کی ضرورت ہے۔ درج ذیل تجاویز قانون سازی کے لیے پیش کی جاتی ہیں

ا۔ قانوناً اس کو ممنوع قرار دے دیا جائے کہ ڈاکٹرز حاملہ عورتوں یا ان کے کسی بھی رشتہ دار کو بطن میں موجود بچے کی جنس نہیں بتائیں گی۔ پوچھنے اور اصرار کرنے والے پر قید یا جرمانے کی سزا عائد کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر کو جنس کے بتلانے پر مستوجب سزا قرار دیا جا سکتا ہے۔

۲۔ بیٹی کے پیدا ہونے پر سرکاری اداروں میں والدین کے لیے دو سال کی شیر خوارگی کے زمانے کے لیے سپیشل الاؤنس جاری کیا جائے۔ کسی سرکاری ملازم کی تین بیٹیاں ہونے پر اس کی ریٹائرمنٹ پر پنشن یا گریجوئٹی میں خاص مقدار میں اضافے کا قانون بنایا جائے۔

۲۔ اسقاط حمل کے موجود قوانین میں مزید بہتری لائی جائے۔ خاص طور پر زانیہ کے بطن میں موجود اولاد کے تحفظ کے علیحدہ قانون سازی کی جائے۔ اس سلسلے میں جنین کی مدت کو مد نظر رکھ کے اسقاط کی اجازت کا قانون بنایا جائے۔

۳۔ کوڑے دان میں ملنے والے بچوں یا بچیوں کے تحفظ کے لیے علیحدہ قانون سازی کی جائے۔

حوالہ جات

[1] Al-Takveer,81:8-9
[2] Al-Nahal,16:58-59
[3]Al-Tahavi,Rafy bin badwi bin Ali,Nihayat ul ejaz fi seerah sakin-ul-hijaz,Dar-ul-Khazaier,Qahira,1419,1/45
[4]Bukhari, Muḥammad bin ismā'īl, al-Saheeh,tehqeeq: Muhammad Zaheer bin Nasir,kitab Al-Diyaat,hadees no 6861,Dar-ul-Tauq al-Nijata,1422,9/2
[5]Al-qashiri, muslim bin Ḥajjāj(261h), Al-Ṣaḥeeh,tehqeeq: Muhammad Fawad Abdul Baqi,Baab Fazl elal Ahsan elal Binat,hadees no 2631, Dar-ul- Ahya Alturaas ul Arbi,Bairoot,4/2027
[6]Ibn-e- kasir, abu Al Fida,Ismail Bin Umar(774) Tafseer: Al-Quran ul Azeem,Tehqeeq: Muhammad Hussain Shamas Uddin,Dar ul Kutab Al-Ilmia,Bairoot,1419,8/33
[7]Yahya bin Salam, Abi Salba,Al Tayama bil wala-el- Basari sumal Afreci,Tafseer Yahya bin salam,Tehqeeq: Aldaktura Hind2004,shilbi, ,Dar ul Kutab Al-Ilmia,Bairoot,Taba awwal 1425,2/658
[8]Bukhari, Muḥammad bin ismā'īl, Al adab ul Mufrid,Tehqeeq: Muhammad Fawad Abdul baqi,bab Qiyam-il- Rajul liAhaihe,Hadees no947,taba soom,Dar ul Bashair-ul-Islamia ,Bairoot 1409H.
[9] Ibn-e- kaseer, abu Al Fida,Ismail Bin Umar(774H), Albadaya wal Nahaya, Dar-ul-fikar Bairoot,1407h,2/237
[10] Ibn-e-Ishaq ,Muhammad Bin Ishaq Bin Yasaar ,Almadni, Seerah Ibn-e-Ishaq(kitab Alseyar wal Magazi)Tehqeeq: Sohail Zakaar , Dar-ul-fikar Bairoot,taba awwal, 1398h,115-116.
[11] Ibn-e-Hasham,Abdul Malik bin Hasham bin Ayyub Al Hameeri,Al seera tul Nabviya,Tehqeeq: Mustafa ul Qisa wa Ibrahim Al abyari, Maktabah wa Matbua Mustafa Albabi Al Halbi wa Auladihi,Misar, taba doam,1/343
[12] Saheli,Abu Al Qasim Abdur Rehman bin Abdullah bin Ahmad, Al Roza ul Anaf fi sharah seera tul nabviya,Dar-ul-Ahya Al Turasul Arabi,Bairoot,taba awwal,1412h,2/361
[13] Ibn-e-Aseer,Abul Hassan Ali bin Abi Alkaram(630h),Asad ul Gaba fi muarifa tul Sahaba,Tehqeeq:Ali Muhammad Muawaz,Dar-ul-kutab Al Ilmia,Bairoot,1415h,3/22
[14]Al-Zahbi Shamas uddin Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad bin Usman (748h) Mezan ul Aitdaal fi Naqad ul Rijaal,Tehqeeq:Ali Muhammad Al Bajavi, Dar-ul-Muarfa lil Tabaet wal nashar,Bairoot1382h,2/337
[15]Ibn-e- kaseer, Albadaya wal Nahaya,Dar-ul-fikar ,Bairoot,8/63
[16]Al-Zahbi, Tareekh-e-Islam wa Wafyatul Mashahir,Tehqeeq: Umar Abdul Salam,Dar-ul-kutab Alarabi,Bairoot,1413h,7/212
[17] Abid
[18] Ibn-e-Khalkan,Abu al Abbas,Shamas Uddin Ahmad bin Muhammad bin Ibrahim(681h), Wafyatul Ayyan wa anbaie Abnaie Zaman,Tehqeeq: Ihsan Abbas, Dar-e-Saadir,Bairoot,6/89

[19] Al Subhani,Abu Naeem Ahman Bin Abdullah bin Ahmad bin Ishaq(430h) ,Muarifa tul Sahaba,Tehqeeq: Adil bin Yousaf al Azazi,Dar-ul-Watan lil nashar,Al Riadh,1419h,3/1528
[20] Ibn-e-Hajar,Abul Fazal Ahmad bin Ali,Asqalani(852h),Al Isbatah fi tamaiyaz ul sahaba,Tehqeeq: Adil Ahmad Abdul mojood,Dar-ul-kutab Al Ilmia,Bairoot,1415h,3/347
[21] Habeeb ul Ziyaat, Al mir-a-tul Jahliya,Muvasata Hindavi lil taleem wal shakafa,Qahira,:10
[22] Abdul Qadeer bin Umar Al Bagdadi(1093h),Khizana tul Adab wa lab-e-lbab lisan ul arab,Tehqeeq wa sharah: Abdul Salam Muhammad Haroon,maktaba Al khanji,Qahira,1997h,7/443
[23] Al mir-a-tul Jahliya,:10